13721- بعض اوقات قسطوں کی بیع مستحب ہوتی ہے

سوال

میں قسطوں میں اشیاء فروخت کرتا اور نقد والی قیمت سے زیادہ لیتا ہوں، کیا مجھے اس کام میں اجر و ثواب حاصل ہوگا، اس لیے کہ میں مسلمانوں کو ان کی ضروریات والی اشیاء کی خریداری میں تعاون کرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

قسطوں میں اشیاء زیادہ قیمت کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (13973).

بعض اوقات بیع التقسیط کا حکم تاجر کے لیے مستحب یا مباح ہوتا ہے.

خریدار جب محتاج اور فقیر ہو تو تاجر اس کے ساتھ اس کی ضرورت والی اشیاء کی قسطوں میں خریداری میں نرمی اور اس کے تعاون کا قصد رکھتا ہو اور قسطوں کی ادائیگی میں اس پر تنگی نہ کرے بلکہ جب قسط کی ادائیگی کا وقت آئے اور اس کے پاس رقم نہیں تو اسے مہلت دے یا پھر ساری قسط یا قسط کا کچھ حصہ معاف کردے تو اس کے لیے مستحب ہے اور اسے اس کا اجر و ثواب حاصل ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور صدقہ کرو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے، اگر تم میں علم ہے ہو} البقرۃ (280)

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یعنی : اور اگر مقروض شخص تنگ دست ہو تو اس کے قرض خواہ پر واجب ہے کہ وہ اسے آسانی ہونے تک مہلت دے.... اور اگر قرضہ لینے مقروض پر (سارا یا کچھ قرضہ معاف کردے) صدقہ کردے تو اس کے لیے بہتر ہے. اھ

تفسیر السعدی صفحہ نمبر (168).

بخاری اور مسلم نے ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب کتاب ہوا تو اس کی اس کے علاوہ اور کوئی نیکی نہ تھی کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا اور کافی مالدار تھا اور اپنے ملازموں کو یہ کہتا کہ تنگ دست شخص کو معاف کردو، تو اللہ تعالی نے کہا : اس سے زیادہ ہمیں حق ہے اس شخص کو معاف کردو) صحیح بخاری حدیث نمبر (1307) صحیح مسلم حدیث نمبر (1561).

اور اگر تاجر قسطوں میں اشیاء فروخت کرنے سے پورا معاوضہ اور منافع چاہتا اور قسطوں کی بنا پر قیمت بڑھاتا ہے اس کے لیے مباح ہے.

اور بعض تاجر قسطوں کے علاوہ کوئی چیز فروخت ہی نہیں کرتے تاکہ منافع زیادہ ہو، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے اس کی کراہت بیان کی ہے، لیکن اگر وہ نقد بھی اور قسطوں میں بھی فروخت کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے اس کی کراہت کی علت یہ بیان کی ہے کہ یہ مجبور کی بیع میں شامل ہوتی ہے، اس لیے کہ غالبا ادھار (یعنی قسطوں میں) وہی خریدتا ہے جو نقد نہ خرید سکتا ہو، لھذا اگر وہ شخص صرف ادھار ہی فروخت کرتا ہے اور نقد نہیں تو اس کا منافع ضرورت اور حاجت مند لوگوں پر ہے، اور جب وہ نقد بھی اور ادھار بھی فروخت کرتا ہے تو تاجروں میں سے ایک تاجر ہے. اھ

دیکھیں: من تھذیب السنن لابن قیم. اور عون المعبود (347/9).

واللہ اعلم.